سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 6 ایس سی آر

بی۔ایس۔باجوا اور دیگر

بنام

ریاست پنجاب اور دیگران

11 دسمبر 1997

(اے۔ایم۔احمدی، چیف جسٹس، بی۔این۔کرپال اور وی۔این۔کھرے، جسٹسز)

آئین ہند :1950 آرٹیکل 226۔

عرضی-بے خبری-برطرفی کیلئے۔

ملازمت قانون-سنیارٹی-بے حد تاخیر کے بعد سنیارٹی کا دعوی-اجازت-اپیل کرنے والوں کو فوج میں مختصر ملازمت کمیشن دیا گیا-فوج سے فارغ ہونے پر انہوں نے پی ڈبلیو ڈی میں شمولیت اختیار کی۔ (بی اور R)-ایک دہائی سے زیادہ عرصے کے دوران انہیں دوسرے افراد سے جونیئر دکھایا گیا-اس دوران ترقی بھی دی گئی-یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی دستاویز پیش نہیں کی گئی کہ انہوں نے کبھی درجہ بندی کی فہرست میں اپنی پوزیشن پر اعتراض کیا-سنیارٹی کا دعوی کرنے والی ایک دہائی کے بعد دائر عرضی-ملازمت کے معاملات میں سنیارٹی کا سوال معقول مدت ختم ہونے کے بعد دوبارہ نہیں کھولا جانا چاہیے کیونکہ اس کے نتیجے میں طے شدہ پوزیشن میں خلل پڑتا ہے جو جائز نہیں ہے-اس طرح کی شکایت کرنے کے لیے موجودہ معاملے میں بے حد تاخیر ہوئی تھی-آرٹیکل 226 کے تحت مداخلت کو مسترد کرنے اور عرضی درخواست کو مسترد کرنے کے لیے صرف یہی کافی تھا-آئین ہند-آرٹیکل 226۔

مشق اور طریقہ کار- وکیل کی طرف سے دی گئی رعایت- کا اثر- سنیارٹی تنازعہ سے متعلق اپیل- ریاست کی طرف سے پیش ہونے والے ایڈوکیٹ جنرل- قانون کے نقطہ پر اس کی طرف سے دی گئی رعایت- ریاست یا اس سے منفی طور پر متاثر ہونے والے کسی اور پر پابند نہیں ہے۔

اپیلیٹ دائرہ کا اختیار دیوانی فیصلہ: دیوانی اپیل نمبر۔ 7610-7605 آف 1996۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 1986 کے ایل۔ پی۔اے۔نمبر 424، 425اور 483 اورسی۔ڈبلیو۔پی۔نمبر 4958، 1985 کے 5777اور 1986 کے 2922 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کی طرف سے ذاتی طور پر اپیل کنندہ ٹی۔این۔سنگھ۔

وی۔سی۔مہاجن اور ایم۔ایل۔ورما، آر۔ڈی۔باوا، پی۔این۔پوری، ایس۔ایس۔سودھی، محترمہ مدھو مولچندانی اور محترمہ بی۔کے۔برار، جواب دہندگان کے لیے ان کے ساتھ وکیل ہیں۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔ایس ایل پی نمبر 7 23599-23600/9 (سی سی نمبر 8677-8678/97) میں دی گئی اجازت۔

سی اے 7605-7610/96

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں لیٹرز پیٹنٹ اپیل میں ڈویژن بنچ کے 21 دسمبر 1994 کے فیصلے کے خلاف ہیں جو 1984 کی سول عرضی درخواست نمبر 772 میں واحد جج کے 25.4.1986 کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں جو کہ بی۔ایس۔باجوا اور بی۔ڈی۔گپتا کے ذریعے عدالت عالیہ میں دائر کی گئی تھی۔ان کی طرف سے کی گئی شکایت، بنیادی طور پر، ان کی سنیارٹی اور محکمہ کی درجہ بندی کی فہرست میں جگہ کے حوالے سے تھی۔

مختصر میں مادی حقائق یہ ہیں۔ بی۔ایس۔ باجوااور بی۔ڈی۔گپتا دونوں نے فوج میں شمولیت اختیار کی اور انہیں بالترتیب 30 مارچ 1963 اور 30 اکتوبر 1963 کو مختصر ملازمت کمیشن دیا گیا جب وہ انجینئرنگ ڈگری کورس کے آخری سال میں طالب علم تھے۔اس کے بعد بی۔ایس۔ باجوانے جون 1963 میں گریجویشن کیا اور بی۔ڈی۔گپتا نے 1964 میں گریجویشن کیا۔فوج سے فارغ ہونے پر بی۔ایس۔ باجوانے 4.5.1971 پر پی ڈبلیو ڈی (بی اینڈ آر) میں شمولیت اختیار کی اور بی۔ڈی۔گپتا نے 12 مئی 1972 کو اسی محکمے میں شمولیت اختیار کی۔محکمہ میں شامل ہونے کی ان تاریخوں کے حوالے سے درجہ بندی کی فہرست میں اس کی پوزیشن کو دکھایا گیا تھا۔ یہ بتانا کافی ہے کہ اسسٹنٹ انجینئر، ایگزیکٹو انجینئر اور سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے طور پر اپنے پورے کیریئر میں بی۔ایس۔ باجوااور بی۔ڈی۔گپتا دونوں کو بی۔ایل۔ بنسل، نرمل سنگھ، جی آر چودھری، ڈی۔ پی۔بجاج اور جاگیر سنگھ کے جونیئر کے طور پر دکھایا گیا تھا۔ یہ بھی غیر متنازعہ ہے کہ بی ایل بنسل، نرمل سنگھ، جی۔آر۔چودھری، ڈی۔ پی۔بجاج اور جاگیر سنگھ کو ایگزیکٹو انجینئر سلیکٹ گریڈ کے طور پر ترقی ملی اور بی۔ایس۔ باجوااور بی۔ڈی۔گپتا سے پہلے سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے طور پر ترقی ملی۔ یہ واضح ہے کہ بی۔ایس۔ باجوااور بی۔ڈی۔گپتا کی شکایت، اگر کوئی ہو تو، بی۔ایل۔بنسل، نرمل سنگھ، جی آر چودھری، ڈی پی بجاج اور جاگیر سنگھ کو محکمہ میں اپنے کیریئر کے آغاز سے ہی ہونا چاہیے تھا، یعنی 1971-72 سے۔تاہم، یہ صرف 1984 میں ہی تھا کہ بی۔ایس۔ باجوااور بی۔ڈی۔گپتا نے محکمہ میں تقرری کی بہت پہلے کی تاریخ کا دعوی کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں مذکورہ عرضی درخواست دائر کی تھی۔معروف واحد جج نے عرضی درخواست کی اجازت دی جس کی وجہ سے بی۔ایل۔بنسل، نرمل سنگھ، جی آر چودھری، ڈی پی بجاج اور جاگیر سنگھ کی طرف سے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے لیٹر پیٹنٹ اپیل نمبر 424/86 دائر کی گئی۔

متنازعہ فیصلے کے ذریعے لیٹرز پیٹنٹ اپیل کی اجازت دی گئی ہے لیکن حقیقت میں یہ اس ایل پی اے کو مسترد کرنے کے مترادف ہے کیونکہ اس نے بی۔ایس۔ باجوااور بی۔ڈی۔گپتا کو کچھ فوائد فراہم کیے ہیں جس کا اثر بی۔ایس۔ باجوااور بی۔ڈی۔گپتا کو دوسروں سے بہت پہلے محکمہ میں تقرری کی تاریخ 4.5.71 اور 12.5.72 کے بجائے 6.4.1964 سے دے کر سینئر بنانا ہے۔ بی۔ایس۔ باجوااور بی۔ڈی۔گپتا نے اس فائدے کے باوجود بھی ان اپیلوں (سی اے نمبر 7605-7610/96) کو ترجیح دی ہے اور انہوں نے اس تاریخ کے حوالے سے تقرری کی اس سے بھی پہلے کی تاریخ کا دعوی کیا ہے جس پر انہیں 30 مارچ 1963 اور 30 اکتوبر 1963 کو مختصر ملازمت کمیشن دیا گیا تھا۔ دوسری طرف، ڈی پی بجاج اور جاگیر سنگھ

کی شکایت نے بی۔ایس۔ باجوا اور بی۔ڈی۔گپتا کو تاریخ 6.4.1964 کا فائدہ دینے کے لیے اپیل دائر کی کیونکہ اس سے کیڈر میں ان کی سنیارٹی متاثر ہوتی ہے اور ایگزیکٹو انجینئر اور سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے کیڈر میں ان کی سابقہ ترقی کے باوجود ان کے امکانات پر بھی منفی اثر پڑتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایل پی اے میں ڈویژن بنچ، عرضی درخواست دائر کرنے میں خامیوں کے سوال سے نمٹتے ہوئے، مندرجہ ذیل نتیجے پر پہنچا:

"یہ متدعویہ نہیں ہے کہ پی ڈبلیو ڈی کی تصدیق کی فہرست میں۔(بی اینڈ آر) برانچ جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتی ہے، رٹ درخواست کنندگان کو یہاں اپیل گزاروں سے جونیئر دکھایا گیا تھا۔ ریکارڈ پر کوئی دستاویز پیش نہیں کی گئی ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ انہوں نے کبھی درجہ بندی کی فہرست میں اپنی پوزیشن پر اعتراض کیا تھا یا اس عدالت میں دائر رٹ درخواستوں میں ان کی طرف سے دعوی کردہ فوائد کی منظوری کے لیے استدعا کی تھی۔

اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عرضی درخواست کی قبولیت اپیل گزاروں جیسے ان ملازمت ملازمین کی سنیارٹی میں تبدیلی اور انہیں نقصان دہ عہدے پر ڈال کر ان کی ملازمت کی شرائط پر منفی اثر ڈالے گی۔ انتظامی ہدایات یا قواعد کو ان کے نقصان کے لیے تبدیل نہیں کیا جا سکا۔ قاعدہ بنانے والے اتھارٹی کا ارادہ اتنا واضح نہیں ہے کہ وہ رٹ درخواست کنندگان کے حق میں فوائد دینے کا ارادہ واضح طور پر رکھتا ہے۔"

ظاہر ہے کہ صرف اسی نتیجے پر عرضی درخواست کو بغیر کسی انتباہ کے ایل پی اے کی اجازت دینے والے واحد جج کے فیصلے کو کالعدم قرار دے کر خارج کر دیا جانا چاہیے تھا۔ تاہم، ڈویژن بنچ نے مذکورہ بالا نتیجے پر پہنچنے کے بعد، ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل کی رعایت کی بنیاد پر تقرری کی تاریخ کے طور پر بہت پہلے کی تاریخ کا فائدہ دینے کے لیے آگے بڑھا، اس کے اثر پر غور کیے بغیر یا اس کے پہلے نتائج کے ساتھ عدم مطابقت کو مدنظر رکھے بغیر۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس نکتے پر رعایت، قانون میں سے ایک ہونے کے ناطے، یہ ریاست کو پابند نہیں کر سکتی ہے اور اس لیے ریاست کے لیے اسے واپس لینا کھلا تھا کیونکہ یہ خود عدالت عالیہ میں

نظر ثانی درخواست دائر کر کے کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ ریاست کی طرف سے دی گئی رعایت ڈی۔پی۔بجاج اور جاگیر سنگھ یا کسی اور کو پابند نہیں کر سکتی جو اس سے بری طرح متاثر ہوگا۔اس لیے ان افراد کو ڈویژن بنچ کے اس نظریے پر حملہ کرنے کا آزادانہ حق حاصل ہے۔یہ فیصلے کے اس حصے کے حوالے سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ اگرچہ ایل پی اے کی اجازت دی گئی ہے لیکن اس کا اثر اور حقیقت میں برخاست ہونے کا اثر ہے کیونکہ اس سے بی۔ایس۔باجوا اور بی۔ڈی۔گپتا کو کچھ فوائد ملتے ہیں جو اس میں مدعا تھے۔

دونوں فریقوں کو سننے کے بعد ہم مطمئن ہیں کہ عرضی درخواست کو غلط طریقے سے قبول کیا گیا اور واحد جج نے اس کی اجازت دی اور اس لیے واحد جج اور ڈویژن بینچ دونوں کے فیصلوں کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔ریکارڈ سے ظاہر ہونے والے غیر متنازعہ حقائق ہی لاچوں کی بنیاد پر عرضی درخواست کو مسترد کرنے کے لیے کافی ہیں کیونکہ بی۔ایس۔باجوا اور بی۔ڈی۔گپتا کی شکایت صرف 1984 میں کی گئی تھی جو کہ 1971-72 میں محکمہ میں داخل ہونے کے کافی عرصے بعد تھی۔ایک دہائی سے زیادہ کے اس پورے عرصے کے دوران ان کے ساتھ دوسرے مذکورہ بالا افراد سے جونیئر کا سلوک کیا گیا اور حقوق کو واضح کر دیا گیا تھا جسے اتنے طویل عرصے کے بعد دوبارہ نہیں کھولنا چاہیے تھا۔ہر مرحلے پر دوسروں کو بی۔ایس۔باجوا اور بی۔ڈی۔گپتا سے پہلے ترقی دی گئی تھی اور یہ عہدہ شروع سے ہی بی۔ایس۔باجوا اور بی۔ڈی۔گپتا کو معلوم تھا جیسا کہ خود ڈویژن بنچ نے پایا تھا۔یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ خدمت کے معاملات میں سنیارٹی کا سوال ایسے حالات میں معقول مدت ختم ہونے کے بعد دوبارہ نہیں کھولا جانا چاہیے کیونکہ اس کے نتیجے میں طے شدہ پوزیشن میں خلل پڑتا ہے جو جائز نہیں ہے۔اس طرح کی شکایت کرنے کے لیے موجودہ معاملے میں بے حد تاخیر ہوئی۔آرٹیکل 226 کے تحت مداخلت کو مسترد کرنے اور عرضی درخواست کو مسترد کرنے کے لیے صرف یہی کافی تھا۔

مذکورہ بالا نتیجے کے پیش نظر، ہمارے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم بی۔ایس۔باجوا اور بی۔ڈی۔گپتا کی طرف سے اٹھائے گئے نکتے کی خوبیوں پر کوئی رائے ظاہر کریں۔ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ عدالت عالیہ کی طرف سے اس پر جو نظریہ لیا گیا ہے اسے نتیجہ خیز یا کسی بھی قسم کی تصدیق کے طور پر نہیں مانا جانا چاہیے۔بی۔ایس۔باجوا اور بی۔ڈی۔گپتا کی اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں اور ڈی پی بجاج اور جاگیر سنگھ کی طرف سے دائر اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔اس کے نتیجے میں عدالت عالیہ کے واحد جج کے فیصلے کو کالعدم

قرار دے دیا گیا اور بی۔ایس۔باجوا اور بی۔ڈی۔گپتا کی طرف سے دائر عرضی درخواست مسترد ہوگئی۔

CA 7611-7614/96

اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر، یہ اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔

CA No's. 8914-15/97 in SLP (C) No. 23599- 23600/97

(CC No's. 8677-8678/97)

اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر، ان اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

ٹی۔این۔اے۔

C.A. No. 7605-7610/96 اور

C.A. No. 7611-14/96 خارج کر دیا گیا۔

C.A. No. 8914-15/97 اور

C.A. No. 8677-78/97 کی اجازت ہے۔